(ادارہ)

رافضی رسم بد ــــــــ ۲۲ رجب کے

کونڈے اور اُن کی حقیقت

من کو بھا جائے تو "کونڈوں کی خرافات" بھی کر　　　دل نہ مانے تو پیمبر کا بھی فرمان غلط

۱: تاریخی معلومات کے مطابق "جعفری کونڈوں" کے نام پر "بغض معاویہ" کی علامت کے طور پر یہ رسم بد اور بدعة سیئہ سنہ ۱۹۰۶ء میں رام پور (یوپی بھارت) سے شروع ہوئی اِس کی ابتدار کرنے والا مشہور رافضی بغضِ امیر معاویہؓ کا لاعلاج مریض امیر مینائی کا تبرائی خاندان ہے جس نے خاص طور پر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض و حسد کی بنا پر اس رسم بد کو جاری کیا۔ یہ رسم قبیح ۲۲ رجب کو پوری کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ رسم شیعہ کے چھٹے امام سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز ہے۔ حالانکہ ۲۲ رجب نہ تو حضرت جعفر صادقؒ کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی یوم وفات ہے۔ کیونکہ حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت باسعادت ۸ رمضان المبارک سنہ ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے حضرت موصوف امت کے امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور تقریباً ہم عمر ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ للامام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ ص۱۵۰ ج ۱) حقیقۃً ۲۲ رجب در اصل خال المسلمین، کاتب الوحی المبین، فاتح شام و روم و افریقہ امیر المومنین، امام المتقین، سیدنا و مولانا ابوعبدالرحمٰن ابویزید **معاویہ** بن سیدنا ابی سفیان" سلام اللہ ورضوانہ علیہ کا یوم وفات ہے۔!

۲: اس رسم بد کی ایجاد کے بارہ میں حضرت پیر "جماعت علی شاہ صاحب" علی پوری کے مرید خاص "مصطفیٰ علی خان" بریلوی نے اپنے پیر و مرشد کی سوانح حیات موسومہ "جواہر المناقب" کے حاشیہ پر مذکورہ بالا انکشاف کی تصدیق کی ہے اور اس میں مشہور سُنّی حنفی، بریلوی ادیب و شاعر جناب "حامد حسن" قادری مرحوم کا ایک بیان درج کیا ہے قادری صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ نیاز سب سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور میں "امیر مینائی لکھنوی" کے خاندان سے نکلی۔ اور اور وہ اس طرح کہ امیر مینائی لکھنوی کے فرزند خورشید احمد مینائی نے سیدنا **معاویہ** رضی اللہ عنہ کے بغض میں اس رسم کے ذریعہ سے آپ کی وفات پر خوشی منائی۔"

انتہائی رنج وغم کا مقام ہے کہ ہمارے سُنّی بھائی بھی بلاتحقیق رافضی وسبائی پراپیگنڈے سے متاثر ہوکر ایک جلیل القدر صحابیٔ رسول اور خلیفۂ راشد کی (معاذ اللہ) سراسر توہین پر مشتمل اس ناپاک رسم کو اختیار کر چکے ہیں۔!

حضرت جعفر صادق کی ولادت یا وفات سے اس "یہودی رسم" کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ محض "بغضِ معاویہ" کا سبائی کرشمہ اور تبرائی مظاہرہ ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق سنی حنفی بریلویوں کے مشہور مقتدیٰ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی نے حضراتِ خلفاءِ ثلاثہ نیز خلیفۂ سادس سیدنا حضرت "امیر معاویہ" رضی اللہ عنہ کے دین ودیانت کے متعلق کسی سائل کے استفسار کا بڑا واضح جواب دیا ہے۔ سیرت نبویہ کے موضوع پر حضرت قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف "الشفاء" بتعریفِ حقوق المصطفیٰ "(صلی اللہ علیہ وسلم) ایک مشہور و مقبول کتاب ہے۔ اور علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے "نسیم الریاض" کے نام سے اس کی ایک مفصل شرح لکھی جو اصل کتاب کی طرح خود بھی بہت مستند اور مشہور ومقبول ہے۔ اس میں شارحِ کتاب علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا امیر معاویہ" رضی اللہ عنہ کے مخالفین سبّی تبرّائی رافضیوں کے متعلّق مسلکِ حق" اہل السنۃ والجماعۃ" اور اجماعِ امۃ کے مطابق زبردست دینی غیرت وحمیّت کا نمونہ ایک انتہائی اہم قابلِ تقلید وعبرت مستقل" فتویٰ" بھی دیا ہے۔ اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے استفسار کے جواب میں وہ فتویٰ بھی ساتھ شامل کر کے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے عقیدہ اور مسلک وموقف کی علانیہ تائید وتشہیر کر دی ہے۔ چنانچہ مذکورۂ بالا استفتار اور علامہ خفاجی کے فتویٰ پر مشتمل اس کا مفصل جواب فاضلِ بریلوی کی مشہور کتاب" احکامِ شریعت" سے عوام" اہل السنۃ والجماعۃ" کو دینی ودنیوی نصیحت وخیر خواہی کی تبلیغ۔ نیز ان کی علمی وروحانی تسلّی وتشفی اور تصدیق وتسکین کے لئے بلفظہٖ درج کیا جارہا ہے۔

"مسئلہ: جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ

علمائے اہلِ سنۃ وجماعۃ کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کل اکثر سنّی "فرقۂ باطلہ" کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بدعقیدہ ہو گئے ہیں۔ اگرچہ حضور کی تصانیفِ کثیرہ میں ہر قسم کے مسائل موجود ہیں۔ لیکن احقر کی نگاہ سے یہ مسئلہ نہیں گزرا اس واسطے اس کی زیادہ ضرورت ہوئی کہ:

"امیر معاویہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت لعّن کہتا ہے کہ" وہ لالچی شخص تھے" یعنی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور" آلِ رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑ کر ان کی خلافت لے لی اور ہزارہا صحابہ کو شہید کیا"۔ منکر کہتا ہے کہ " میں ان کو خطا پر جانتا ہوں کہ ان کو امیر نہ کہنا چاہیئے"!

حاشیہ آئندہ صفحہ ۱۲ پر دیکھیں

عمرو کا یہ قول ہے کہ " وہ اجلّہ صحابہ میں سے ہیں، ان کی توہین کرنا گمراہی ہے "۔ ایک اور شخص جو اپنے آپ کو سنی المذہب کہتا اور کچھ علم بھی رکھتا ہے حق یہ ہے کہ وہ نِرا جاہل ہے) وہ کہتا ہے کہ " سب صحابہ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ورحضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے۔ کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعش مبارک رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے "۔

ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور ان کو "سنۃ جماعۃ" کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ جواب مدلّل عام فہم ارقام فرمائیے۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا "۔

الجواب اللہ عزوجل نے سورۂ "حدید" میں صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قسمیں بیان فرمائیں۔ ایک وہ کہ قبلِ فتح مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا دوسرے وہ کہ بعد پھر فرمادیا " وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى " دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا "۔ اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے،

اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے، اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزّوجلّ بتاتا ہے۔ تو جو کسی صحابی پر طعنہ کرے، اللہ واحدِ قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر " حکایات کاذبہ" ہیں۔ ارشادِ الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں۔ ربّ عزّوجلّ نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ

(حاشیہ سابقہ صفحہ سے)

لہ یہاں زید اور بکر کے نام تحریر تھے۔ یہ بھی صدیوں کے صحابہ دشمن سبائی پروپیگنڈے کا شاخسانہ ہے کہ سنی بھی اس سبائی چکر میں پھنس گئے، یا پھر تاریخ کا جبر کہیئے کہ سب مکھی پر مکھی مارتے چلے گئے۔ ہم نے قدرے تصرف کر کے نام بدل دیئے ہیں کہ درسِ عبرت ہے دیدۂ بینا کے لئے۔

(ادارہ)

تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کرکے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ۔ اور اللّٰہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے ؛ بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی بکے، اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی "نسیم الریاض" شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں :۔

وَمَنۡ یَکُوۡنُ یَطۡعَنُ فِیۡ مُعَاوِیَۃ	فَذَاکَ مِنۡ کِلَابِ الۡھَاوِیَۃ
جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے	وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے

ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے "لعل وننظر" جھوٹے ہیں۔ اور چوتھا شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازۂ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا اصلاً کوئی خلل محتمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے۔ جنازۂ مبارکہ حجرۂ ام المؤمنین صدیقہ رضی میں تھا۔ جہاں اب مزار انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ رضی کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ؟ ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی، یوں سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی پر ہے، یہ تو لالچی نہ تھے ؟ اور کفن دفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے ؟ انہوں نے رسول کا یہ کام کیا ہوتا ؟ پچھلی خدمت بجا لاتے ہوتے ؟ تو معلوم ہوا کہ اعتراضی ملعون ہے اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علی مرتضیٰ اور سب صحابہ رضی نے اجماع کیا۔ مگر ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد	عیب نماید بہ نگاہش ہنر!

یہ خبثاء خذلہم اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو ایذاء نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذاء دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے

مَنۡ اٰذَاھُمۡ فَقَدۡ اٰذَانِیۡ وَمَنۡ اٰذَانِیۡ فَقَدۡ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنۡ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوۡشِکُ اللّٰہُ اَنۡ یَّاۡخُذَہٗ۔	جس نے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہٗ عبدہٗ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (احکام شریعت ص۲ حصہ اوّل

مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی)

سنی بھائیو!

خدا کے لئے رافضیت، سبائیت وتبرّائیت اور بغضِ معاویہ کی خاص علامت اس "ملعون رسم" سے اپنے گھروں کو اور اپنے تمام متعلقین اہل اسلام کو بچاؤ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز برادرِ نسبتی (رسالے نیز حضور علیہ السلام اور امام چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے، کاتب الوحی اور امام پنجم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے "استعفاء" کے بعد پوری امت کے متفق علیہ خلیفۂ عادل وراشد امامِ ششم سیدنا امیرِ معاویہ سلام اللہ ورضوانہٗ علیہ کی توہین کے ذریعہ حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین جیسے "ملعون فعل" کے مرتکب ہوکر خدا کے غضب کو مت دعوت دو۔؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ازواج واصحابِ رسول علیہم السلام والرضوان کی سچی محبت نصیب فرمائیں اور دوسری تمام بدعات کی طرح اس رسم بد سے بہ طور خاص محفوظ رکھیں! آمین ثم آمین، ثم آمین،

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ؕ

کونڈے نے مونڈا

اب ضرورت نہیں حجامت کی
رسم دنیا نے بے طرح مونڈا
بھر کے کونڈے رجب کے بیوی نے
میرے گھر کا بھی کر دیا کونڈا

فدا حسین فدا شمس آبادی